***Journal of Religion & Society* (JR&S)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

Islamic Ethics of Disagreement and the Use of Social Media in the Contemporary Era: A Research and Analytical Study in Light of Urdu Exegetical Literature

اسلامی آداب اختلاف اور عصر حاضر میں سوشل میڈیا کا استعمال: اردو تفسیری ادب کی روشنی میں تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Mr Abdur Rafiq
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, SBB University Sheringal, Dir Upper KP (PAK)
Dr Ilyas Ahmad
Lecturer, Islamic Studies, SBB University Sheringal, Dir Upper KP (PAK)

Abstract
This study examines the Islamic ethics of disagreement and their application to contemporary social media discourse, drawing on Urdu exegetical literature. Islamic teachings emphasize wisdom, respectful dialogue, sincerity, and truthfulness as essential principles governing differences of opinion. In contrast, current online behavior is often marked by emotional reactions, personal attacks, misinformation, and the pursuit of visibility, leading to polarization and social fragmentation.The analysis highlights the gap between Qur'anic guidelines for ethical disagreement and the prevalent patterns of digital communication. It shows that the erosion of decorum on social media undermines scholarly engagement, fuels sectarianism, and weakens communal cohesion. The study concludes that fostering responsible online conduct, promoting research-based dialogue, and integrating ethical training are necessary for ensuring that disagreement remains constructive and aligned with Islamic moral frameworks.

تمہید:

یہ مقالہ اسلامی آدابِ اختلاف کے بنیادی اصولوں اور عصرِ حاضر میں سوشل میڈیا کے بڑھتے ہوئے کردار کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ پیش کرتا ہے۔اردو تفسیری ادب کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ اسلام نے اختلاف رائے کو نہ صرف جائز بلکہ خیر خواہی، حکمت اور شائستگی کے ساتھ پیش کرنے کی ترغیب دی ہے، اور اجتہادی اختلاف کو امت کے لئے رحمت قرار دیا ہے۔تاہم موجودہ دور میں سوشل میڈیا پر اختلافات عموماً جذباتیت، تحقیر، ذاتی حملوں، جھوٹی خبروں اور فرقہ واریت کی صورت اختیار کر لیتے ہیں، جس سے علمی فضا، معاشرتی ہم آہنگی اور اخلاقی اقدار متاثر ہو رہی ہیں۔اس مطالعے میں قرآن و سنت کے بیان کردہ اصولِ اختلاف،جیسے حکمت، دلیل، شائستگی، احترامِ انسانیت اور صدق کو سامنے رکھتے ہوئے سوشل میڈیا کے مثبت و منفی اثرات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔مقالے کا نتیجہ یہ واضح کرتا ہے کہ اگر سوشل میڈیا کا استعمال شرعی آداب کے مطابق ہو تو یہ دینی و سیاسی اختلافات کو فکری بالیدگی اور مفاہمت میں بدل سکتا ہے، لیکن ان آداب کی پامالی اختلاف کو انتشار اور فتنہ میں تبدیل کر دیتی ہے۔لہٰذا معاشرتی استحکام کے لیے ضروری ہے کہ آن لائن مباحث میں اسلامی اصولوں کی پاسداری، تحقیق کے بغیر معلومات پھیلانے سے گریز، اور انتشار پھیلانے والوں کے خلاف مناسب تادیبی اقدامات کو یقینی بنایا جائے۔

اسلامی آداب اختلاف کا مقصد احترام، حکمت اور خیر خواہی کے ساتھ علمی اور فکری مباحث کو آگے بڑھانا ہے،اور دین اسلام نے اختلاف کے باوجود عزت نفس اور کلام میں شائستگی کو لازم قرار دیا ہے، اور دینی اجتہادی اختلاف امت کے لئے وسعت اور باعث رحمت قرار دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔اِختِلافُ اُمتِی رِحمَۃ۔[1] میری امت کی اختلاف رحمت ہے۔

اگرچہ یہ حدیث سند اضعیف ہے، لیکن جامع الاصول فی احادیث الرسول جو محقق ہے، اور اس پر عبد القادر الانؤط نے تحقیق کی ہے اس کے ضمن میں مختلف علماء کرام کے اقوال ذکر کئے گئے ہیں۔ جس میں عمر بن عبد العزیزؒ کا قول بھی ذکر کیا ہے، کہ اگر اصحاب الرسولؐ میں اختلاف نہ ہو تا تو امت کے لئے آسانی اور وسعت نہ ہوتی۔ آئمہ کرام کا اختلاف یہ کوئی مذموم چیز نہیں کیونکہ فروعات میں اختلاف رحمت ہے، اور ہر مجتہد کو اس کے اجتہاد پر ثواب ملے گا۔[2]

فروعی مسائل میں اختلاف کوئی معیوب چیز نہیں، جب اس میں آداب اختلاف ملحوظ ہو، لیکن آج کل سوشل میڈیا پر جو اختلاف چھیڑا جاتا ہے اس میں اکثر جذباتیت، خود نمائی، تحقیر اور انتشار رونما ہوتا ہے، اور آداب اختلاف سے بے خبر ہو کر مسائل چھیڑا جاتا ہے اولا تو اختلافات سوشل میڈیا پر نہیں لانا چاہیے، کیونکہ اس سے عوام کو فائدہ نہیں، بلکہ نزاع، اور انتشار اور بد ظنی پیدا ہوتی ہے۔

لہٰذا اردو تفسیری ادب کی روشنی میں آداب اختلاف کے چند اصول مختصر اور جامع انداز میں پیش کرنا، اور اس کے ساتھ ساتھ عصر حاضر میں اختلافی مسائل کے لئے سوشل میڈیا کا مثبت اور منفی استعمال اس کے فوائد اور نقصانات اور راہ راست پر لانے کے چند رہنما اصول اور ضوابط ذکر کرنا اہم اور لازمی ہے۔

اردو تفسیر ادب کی روشنی میں آداب اختلاف کے چند اصول اور عصر حاضر میں سوشل میڈیا کا استعمال:

اسلام نے آدب اختلاف کے چند اصول ذکر کئے ہیں، جتنے دینی اور سیاسی اختلافات سوشل میڈیا پر لایا جاتا ہے اس میں ان اصولوں کی فقدان ہیں۔ چند آدب اختلاف مندرجہ ذیل ہیں۔

حکمت اور دانائی کے ساتھ دین اسلام کی طرف بلانا:

قرآن کریم ہمیں حکمت اور دانائی کا درس دیتا ہے، کہ دین اسلام کی طرف لوگوں کو حکمت و دانائی اور مواعظ حسنہ سے دعوت دیں۔ سورۃ النحل میں ارشاد ربانی ہے۔ اُدعُ اِلی سَبِیلِ رَبّک بِالحِکمَۃِ والمَوعِظَۃِ الحَسنۃ وَجَادِلھُم بِالتی ھِی احسن۔[3]

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور اچھے مواعظ کے ذریعے دعوت دیں، اور ان سے اچھے طریقے سے بحث مباحثہ کریں۔

اس آیت مبارکہ میں حکم تو رسول ﷺ کو ہے لیکن آپ ﷺ کی توسط سے ساری امت کو یہی حکم ہے۔ آیت کریمہ میں تین چیزیں ذکر ہیں۔ اول: حکمت اور دانائی کے ساتھ لوگوں کو دین اسلام کی طرف بلانا، دوم: مواعظ حسنہ کے ساتھ دین اسلام کی طرف دعوت دینا ، سوم: لوگوں کے ساتھ دینی بحث مباحثے بہتر طریقے سے کرنا، جب دعوت میں یہ تین طریقے استعمال کئے جائے تو منصف مزاج شخص دعوت کو قبول کرلیتا ہے، اور حق کو مان لیتا ہے۔[4] سوشل میڈیا پر اس اصول کی کمی شدت سے محسوس کی جاتی ہے۔ حکمت و دانائی کا فقدان نظر آتا ہے۔

دلیل کے ساتھ دعوت دینا:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

قُل ھٰذِہٖ سَبِیلی اَدعُوا اِلی اللہِ عَلی بَصِیرَۃ انا وَمَن اتبعَنِی۔[5] ترجمہ: آپ ﷺ فرما دیجے، کہ یہ میرا راستہ ہے، میں اللہ تعالیٰ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہوں میں بصیرت پر ہو اور جن لوگوں نے میری اتباع کی ہے۔ یعنی وہ بھی بصیرت پر ہے۔ آدابِ اختلاف کا بنیادی اصول "دعوت علی بصیرۃ "ہے، جیسا کہ سورۃ یوسف کی آیت 108 میں واضح ہے۔ اردو مفسرین (بشمول مولانا اشرف علی تھانویؒ، علامہ دریابادیؒ، اور مولانا غلام اللہ خانؒ) نے بصیرت کی تفسیر ٹھوس دلیل، واضح علم اور یقینی حجت سے کی ہے، اور تاکید کی ہے کہ بحث کا مقصد صرف اللہ کی طرف بلانا ہو، نہ کہ ذاتی یا گروہی برتری۔[6] سوشل میڈیا پر اس اصول کا فقدان نمایاں ہے۔ وہاں دینی و سیاسی اختلافات علم و تحقیق کی بجائے جذباتی اپیل اور طنز و تشنیع پر مبنی ہوتے ہیں۔ یہ طرز عمل تفسیری ادب میں بیان کردہ اصولوں کی خلاف ورزی ہے، جہاں دلیل کے بجائے صرف مخالف پر ذاتی حملے اور الزام تراشی کی جاتی ہے، اور بحث علمی سطح سے گر کر تفرقے کا سبب بن جاتی ہے۔ بحث مباحثہ دلائل کی روشنی میں کرنا چاہیے، دلائل سے ہٹ کر کوئی بات کہنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

احترام انسانیت اور شائستگی:

اسلام نے اختلاف کے باوجود عزت نفس اور شائستگی کو لازم قرار دیا ہے۔ اور دوسروں کی توہین اور تذلیل سے منع فرمایا ہے، سورت حجرات کی ابتدائی آیات میں احترام انسانیت پر زور دیا گیا ہے، تکلیف اور ایذاء رسانی سے منع فرمایا ہے۔ اور آحادیث مبارکہ میں بھی یہی تاکید کی گئی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔ کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرے گا نہ اس کو رسوا کریں گا اور نہ اس کی تحقیر کریں گا۔[7] لیکن آج کل سوشل میڈیا پر جتنے بھی اختلافی مسائل اور سیاسی اختلافات بیان کئے جاتے ہیں، تو اس میں انسانیت کی احترام مفقود ہوتا ہے۔ اور جذبات اور خود غرضی غالب ہوتی ہے۔ جس سے معاشرے پر غلط اثر پڑتا ہے، اور اختلافات، تنازعات اور انتشار کو تقویت ملتی ہے۔ جو معاشرے کی ہر قسم ترقی کے راہ میں روکاٹ بن جاتا ہے۔

جھوٹ اور بہتان سے اجتناب:

اسلام جھوٹ اور بہتان سے سختی کے ساتھ منع کرتا ہے، اور اختلاف رائے میں سچ اور حق کو تسلیم کرنے کی ترغیب دیتا ہے، لیکن آج کل سوشل میڈیا اور عام حالات میں حقائق کو توڑ موڑ کر اسلامی آداب اختلاف کے خلاف رائے کو پیش کیا جاتا ہے۔ اور غلط تاویلات کر کے نیک لوگوں پر جھوٹ باندھ لیتا ہے۔[8] سوشل میڈیا پر اس اصول کا فقدان سب سے زیادہ واضح ہے۔ آج کل سیاسی اور دینی اختلافات میں مخالف فریق کو نیچا دکھانے کے لیے فیک نیوز، فوٹوشاپ تصاویر، اور سیاق وسباق سے ہٹائی گئی تقاریر کا استعمال عام ہو چکا ہے۔ سچائی کو جانچے بغیر محض ایک سنسنی خیز خبر یا الزام کو شیئر کرنا اس اصول کے خلاف ہے۔ جھوٹ اور بہتان کی اس وباء سے اسلامی آدابِ اختلاف کی روح کو شدید نقصان پہنچا ہے، جہاں بحث کا مقصد حق کی تلاش کی بجائے حریف کو جھوٹے پروپیگنڈے سے شکست دینا بن گیا ہے۔ یہ رویہ واضح کرتا ہے کہ سوشل میڈیا پر آدابِ اختلاف کے بجائے آدابِ منافرت کو فروغ مل رہا ہے۔

نیت کی تصحیح:

اسلامی آدابِ اختلاف کا تیسرا بنیادی اصول نیت کی تصحیح اور اخلاص ہے، جس کا مقصد یہ یقینی بنانا ہے کہ ہر عمل، بشمول اختلاف رائے کا اظہار، صرف اللہ کی رضا کے لیے ہو۔ قرآن کریم نے واضح کیا ہے کہ اعمال کا معیار تقویٰ اور خلوصِ نیت ہے، نہ کہ ظاہری نمود[9]۔ مفسرین نے تاکید کی ہے کہ بحث ومباحثہ کا اصل ہدف حق کی تلاش ہونا چاہیے، نہ کہ ذاتی غلبہ، انا کی تسکین، یا فریقِ مخالف کی تحقیر [10]۔ بدقسمتی سے، سوشل میڈیا پر مباحث کا محرک اکثر علمی تحقیق کے بجائے شہرت، لائکس، اور گروہی تعصبات ہوتے ہیں۔ جب نیت حق کی بجائے ذاتی غلبے کی ہو جاتی ہے تو اختلاف فوری طور پر جھگڑے اور منافرت میں بدل جاتا ہے، جو تفسیری ادب میں بیان کردہ اخلاص کے اس بنیادی اصول کی صریح خلاف ورزی ہے۔ [11]

موجودہ سوشل میڈیا کا منظر نامہ:

جذباتیت اور تیز رفتاری:

سوشل میڈیا کا ماحول جذباتیت اور فوری ردعمل کو فروغ دیتا ہے، جو غور وفکر کی بجائے عجلت کو بڑھاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں حلم اور صبر پر زور دیا گیا ہے، اور تاکید کی گئی ہے کہ مؤمن اپنے جذبات کو شرعی حدود کے اندر رکھے [12]۔ مفسرین نے واضح کیا ہے کہ غصے اور جوش کو غیر مناسب رخ پر بہنے دینا اسلامی آداب کے خلاف ہے [13]۔ سوشل میڈیا پر دینی وسیاسی اختلافات میں علمی بحث کی بجائے جذباتی ٹویٹس اور حملوں کا رجحان عام ہے۔ صارفین بغیر تحقیق کے فوراً ردعمل دیتے ہیں، جس سے بحث علمی سطح سے گر کر تفرقے اور منافرت کا ذریعہ بن جاتی ہے، جو اسلامی آدابِ اختلاف کی روح کے منافی ہے۔

طنز اور تحقیر اور انسانیت کی بے حرمتی:

اسلامی آدابِ اختلاف کا ایک بنیادی تقاضا یہ ہے کہ بحث کے دوران انسانیت کی حرمت کو برقرار رکھا جائے اور طنز، تحقیر، یا ذاتی حملوں سے اجتناب کیا جائے۔ قرآن مجید نے صاف طور پر کسی قوم کا مذاق اڑانے یا برے القاب سے پکارنے سے منع کیا ہے، کیونکہ یہ افعال تفرقے اور فسق کا باعث بنتے ہیں [14]۔ مفسرین نے زور دیا ہے کہ اعتراض موقف پر ہونا چاہیے، نہ کہ شخصیت پر۔[15] بدقسمتی سے، سوشل میڈیا پر اختلافی مباحثے تیزی سے ذاتی حملوں اور تحقیر آمیز زبان میں بدل جاتے ہیں۔ کمزور دلائل کے وقت صارف اسلامی آداب کو نظر انداز کرتے ہوئے شخصیت کشی (Character Assassination) کا سہارا لیتے ہیں، جس سے علمی فضاء ختم ہو کر معاشرتی افتراق اور انتشار بڑھتا ہے، جو اسلامی اصولوں کی صریح خلاف ورزی ہے۔

حکمت اور دانائی کا فقدان:

اسلامی آدابِ دعوت واختلاف کی بنیاد حکمت اور دانائی (Hikmah) پر ہے، جیسا کہ سورۃ النحل کی آیت 125 میں حکم دیا گیا ہے کہ دعوت "حکمت" اور "موعظتِ حسنہ" سے دی جائے، اور بحث "جدال بالتی ھی احسن" (بہترین طریقے) سے کی جائے [16]۔ مفسرین کے مطابق، حکمت سے مراد صحیح بات کو صحیح وقت، صحیح طریقے اور بہترین رویے کے ساتھ پیش کرنا ہے۔[17] بدقسمتی سے، سوشل میڈیا پر مباحثے ان تینوں اصولوں سے عاری ہیں۔ فوری ردعمل کی فضا، گمنامی، اور جذباتیت کے باعث لوگ حکمت کی بجائے سختی، موعظتِ حسنہ کی بجائے طعنہ زنی، اور بہترین بحث کی بجائے ذاتی حملوں کا راستہ اپناتے ہیں۔ اس حکمت کے فقدان نے اختلافات کو علمی افادیت سے محروم کر کے معاشرتی تفرقہ اور فتنہ کا ذریعہ بنا دیا ہے۔

اجتماعی انتشار:

اختلافِ رائے کو اسلامی تعلیمات میں رحمت کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے، مگر جب سوشل میڈیا پر آدابِ اختلاف، خصوصاً حکمت، اور اخلاص کو ترک کر دیا جاتا ہے، تو یہ اختلاف اپنی تعمیری حیثیت کھو بیٹھتا ہے[18]۔ قرآن کریم نے امت کو تفرقہ اور انتشار سے سختی سے منع فرمایا ہے: "وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا" [19]۔ سوشل میڈیا

پر جھوٹ، ذاتی حملوں اور جذباتی مناظروں نے دینی اور سیاسی اختلافات کو علمی مباحث کی بجائے گروہی جنگوں میں تبدیل کر دیا ہے۔ اس کے نتیجے میں معاشرہ مجموعی طور پر عدم اعتماد، شدید فرقہ واریت اور اجتماعی انتشار کا شکار ہو رہا ہے، اور اختلاف رحمت کی بجائے زحمت اور تباہی کا سبب بن رہا ہے۔

ظاہری مقبولیت کا دباؤ:

لائکس اور شئیرز کی دوڑ علمی سنجیدگی کو کمزور کر دیتی ہے، اور انسان اپنے ظاہری مقبولیت کی دوڑ میں لگ جاتا ہے، اور للّٰہیت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور یہی وجہ تھی کہ عبد اللہ بن ابیّ منافق اپنی مقبولیت اور دنیاوی لالچ کی خاطر درپردہ آپ ﷺ کے مخالف بن گئے، اور ہدایت سے محروم ہو گئے، دنیا میں ذلیل اور رسواء ہو گئے اور آخرت میں بھی عذاب ان کا مقدر ہو گا۔ [20]

اسلامی اصول بمقابلہ سوشل میڈیا رویے: تجزیاتی جائزہ

اردو تفسیری ادب کی روشنی میں دیکھا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ سوشل میڈیا پر رائج اختلافی رویہ اسلامی آدابِ اختلاف کے برعکس ہے۔

1. مقصد (Objective):

اسلامی آداب اختلاف کا بنیادی مقصد حق کی تلاش اور فریقِ مخالف کے لیے خیر خواہی ہے، جہاں "اخلاصِ نیت" اور "بصیرت" لازمی ہیں، اور مباحثہ ذاتی غلبہ یا انا کی تسکین کے لیے نہیں ہونا چاہیے۔ اس کے برعکس، سوشل میڈیا پر اکثر بحث و مباحثے کا مقصد مخالف کو شکست دینا، سنسنی پھیلانا، اور ذاتی شہرت و لائکس حاصل کرنا ہوتا ہے، جس سے نیتِ حق مفقود ہو جاتی ہے۔

2. انداز (Manner):

اسلامی آداب اختلاف میں بحث و مباحثہ کا انداز نرم، بردبار اور احترام پر مبنی ہوتا ہے، جیسا کہ سورۃ النحل میں "موعظتِ حسنہ" اور "جدال بالتی ہی احسن" میں بیان ہوا۔ طنز، تحقیر اور جارحانہ رویہ سختی سے منع ہے۔ اس کے برعکس، سوشل میڈیا پر مباحث جذباتی، عجلت پر مبنی، طنز آمیز اور ذاتی حملوں سے بھرپور ہوتے ہیں، اور غور و فکر کی بجائے فوری رد عمل غالب رہتا ہے۔

3. نتیجہ (Outcome):

اسلامی آداب اختلاف پر عمل امت کے لیے رحمت اور فکری وسعت کا باعث بنتا ہے، جس سے معاشرتی ہم آہنگی اور اتحاد بڑھتا ہے۔ لیکن سوشل میڈیا پر ان اصولوں کی خلاف ورزی کا نتیجہ اجتماعی انتشار، شدید فرقہ واریت، کینہ پروری اور عوام میں بدظنی کے طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ اختلاف جو اصل میں رحمت تھا، وہ فتنہ اور تباہی کا سبب بن جاتا ہے، اور معاشرہ مسلسل تقسیم کا شکار رہتا ہے۔

پس موجودہ سوشل میڈیا رویہ اسلامی آدابِ اختلاف کی بنیادی روح، اخلاص، دلیل، نرمی اور احترام، کی نفی کرتا ہے۔ اس کی وجہ سے ڈیجیٹل ماحول میں اختلافات تعمیری نہیں، بلکہ انتشار اور فکری بگاڑ کا باعث بنتے ہیں۔

سوشل میڈیا پر بحث مباحثے کے نقصانات:

علمی مباحث کا زاوال:

روایتی علمی مجالس میں دلیل اور حوالہ اہم ہوتے تھے، مگر سوشل میڈیا پر اکثر جذباتی نعرے اور ذاتی حملے غالب ہیں۔ جس کی وجہ سے علمی مباحث زاوال کا شکار ہوتے ہیں۔ اور لوگوں میں ایسے شخص کا گراف بھی گر جاتا ہے، کیونکہ جو شخص صرف علم کا حامل ہو، تو لوگ اس کی طرف رجوع نہیں کرتے، اور نہ اس کا فیض علمی پھیلتا ہے، اور جو شخص صرف عبادت گزار ہو وہ بھی جہالت میں مبتلاء ہوتا ہے۔ لہذا عالم کے لئے علمی اشتغال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اللہ تعالیٰ کی احکامات کی پیروی کرنا لازم اور اہم ہے اور جو عالم زیادہ تر سوشل میڈیا پر اختلافات کے درپے ہوتے ہیں تو اس سے للّٰہیت اور تقویٰ سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ پس جس عالم میں علمی اشتغال کے ساتھ عبادات کی ذوق ہو تو وہ بہت زیادہ مبارک ہوتے ہیں۔ [21]

فرقہ واریت کا فروغ:

مختلف مسالک کے درمیان موجود علمی اختلافات کو سوشل میڈیا پر شدت دی جاتی ہے، جس سے اتحاد امت متاثر ہوتا ہے۔ اور ہر فرد اور کارکن اپنے اپنے قائدین کی رائے شدت سے بیان کرتے ہیں، جس کی وجہ سے مسلمانوں میں سیاسی اور مذہبی فرقہ بندیاں ہیں اور اس کی اصل وجہ قرآنی تعلیمات کو چھوڑنا ہے، اور قائدین کی اپنے اپنے مفادات بھی ہے، اور اس افتراق کے پیچھے دشمن کا ہاتھ چھپا ہوا ہے، وہ جس طریقے سے چاہیے استعمال کر لیتے ہیں۔ [22] البتہ ائمہ مجتہدین کا اجتہادی اختلاف امت کے

اتفاق اور اتحاد کے لئے مانع نہیں ہے، صدیوں سے شوافع، احناف، حنابلہ، مالکیہ ساتھ ساتھ چلتے رہے ہیں، اور ایک دوسرے کا اب اور احترام کرتے رہے ہیں، صحابہ کرام کے درمیان بھی اجتہادی اختلاف تھا لیکن وہ آپس میں شیر وشکر تھے، اور صحابہ کرامؓ کے درمیان اختلاف باتفاق فقہاء امت کے لئے رحمت ہے۔[23]

آداب اختلاف کی پامالی:

قرآن وسنت نے ادب، حکمت اور خیر خواہی کے ساتھ اختلاف رائے کی تعلیم دی ہے، لیکن سوشل میڈیا پر یہ اصول اکثر نظر انداز ہوتے ہیں۔ اور اکثر تحقیر اور شدت والے جملوں کا تبادلہ ہوتا ہے، اور یہ سوشل میڈیا پر باہمی اختلاف ضعف کا سبب ہے، اور مسلمانوں کا اختلاف دیکھ کر دشمن کی دلوں سے مسلمانوں کی رعب اور ہیبت جاتی رہتی ہے اور وہ مسلمانوں سے بے خوف ہو جاتے ہیں، باہمی نزاع اور اختلاف سے دو نتیجے سامنے آجاتے ہیں، ایک دوسروں کے نظر میں حقیر ہو جانا جو یہ ایک بدیہی امر ہے اور دوسرا اس نزاع اور اختلاف کا اثر خود اپنی قوت پر ہو گا کہ اس سے انسان میں بزدلی اور کمزوری آجائے گی۔[24]

غلط معلومات کا پھیلاؤ:

بغیر تحقیق کے دینی فتوے،، اقوال اور حوالہ جات شئیر کئے جاتے ہیں۔ جس سے عوام میں کنفیوژن بڑھتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم ہمیں یہی ہدایات دیتی ہے کہ بغیر تحقیق کے کوئی بات نہ پھیلائے اور بغیر تحقیق کے بات پھیلانا منافقین کا عمل ٹھہرایا گیا ہے۔ وَاِذا جاۤءَھُم اَمرمِن الامن اَوِالخَوفِ اَذاعُوابِه وَلَو رَدُّوہُ اِلی الرسول وَالی اُولِی الامرِ مِنھُم لَعَلِمَهُ الذِین یَستَنبِطُونَهُ مِنھُم۔[25] ترجمہ: اور جب ان کے پاس کوئی امن یا ڈر کی خبر آپہنچتی ہے تو بغیر تحقیق کے پھیلاتے ہیں، اور اگر ان کو پیغمبر خدا یا اپنے عقلمندوں تک پہنچاتے تو وہ اس کی تحقیق کرتے جو وہ تحقیق کرنے والے ہیں۔

بے تحقیق کسی بات کو آگے پھیلانا ایک بہت بڑا گناہ ہے، اس آیت سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ ہر سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے آگے نہیں بیان کرنا چاہیے، ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ انسان کے لئے یہی جھوٹ کافی ہے کہ ہر سنی سنائی ہوئی بات کو بغیر تحقیق کے آگے پھیلائے۔[26]

سیاسی اختلافات اور سوشل میڈیا:

انتشار اور پولرائزیشن (Polarization):

سیاسی جماعتیں اور کارکن سوشل میڈیا کو پروپیگنڈا کے لئے استعمال کرتے ہیں، جس سے معاشرہ مزید تقسیم ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم پروپیگنڈوں، فحشاء، اور منکرات سے منع فرماتا ہے۔:وَینھیٰ عَنِ الفحشاءوالمنکر والبغی۔[27] ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ بدی، اور بے حیائی ظلم زیادتی سے منع کرتا ہے۔ یہاں پر آیت مبارکہ میں جو فحشاء کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس سے مراد برائیوں کو پھیلانا ہے، اور اس میں جھوٹے پروپیگنڈے، پوشیدہ جرائم کی تشہیر، تہمت تراشی، وغیرہ سب داخل ہیں۔[28]

کردار کشی کا ارتکاب:

سیاسی اختلاف اکثر ذاتی حملوں اور کردار کشی میں بدل جاتا ہے، جس سے اخلاقی اقدار کمزور ہو جاتی ہے، اور معاشرے میں مختلف قسم کے برائیاں پیدا ہوتی ہے۔ سیاسی اختلاف سے لوگوں میں ذات کی اعتبار سے اونچ نیچ بھی پیدا ہوتی ہے۔ اسلام قبول کرنے سے صحابہ کرام آپس میں بھائی بھائی بن گئے، تمام ذاتی اونچ نیچ ہوگئے اور تمام تر اختلافات اور تنازعات پاؤں تلے روند ڈال دیا لیکن دور حاضر میں سیاسی، لسانی اختلافات ملت اسلامیہ کی وحدت کے لئے کیوں نہیں ختم نہیں کی جاسکتی جس کی وجہ اسلام سے دوری ہے۔[29]

جھوٹی خبریں کا پھیلاؤ: (Fake News)

سیاسی مقاصد کے لئے جھوٹی خبریں اور گمراہ کن مواد تیزی سے پھیلایا جاتا ہے، جو معاشرے کے لئے تباہ کن ہے۔ اور شریعت کے رو سے ایک بہت بڑا گناہ ہے۔

دینی وسیاسی اختلافات اور سوشل میڈیا کے کردار کا تجزیہ

سوشل میڈیا، دینی اور سیاسی اختلافات کے تناظر میں ایک دوُ دھارا (Dual-edged) کردار ادا کر رہا ہے، جو اگرچہ کئی فوائد کا حامل ہے، لیکن اسلامی آدابِ اختلاف کی عدم موجودگی میں اس کے نقصانات تباہ کن ہوسکتے ہیں۔

مثبت کردار (امکانات):

دینی اختلافات کے حوالے سے، سوشل میڈیا کا سب سے بڑا فائدہ علمی مکالمے، تحقیق کی ترویج اور مختلف آراء کو آسانی سے یکجا کر کے کسی مسئلے کا بہتر حل نکالنا ہے۔ مختلف واٹس ایپ گروپس اور آن لائن فورمز کے ذریعے علماء اور محققین فوری طور پر مشورہ کر کے علمی اور فقہی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جس سے مسئلہ کے حل تک رسائی

آسان ہو جاتی ہے۔ سیاسی سطح پر، اس کا مثبت استعمال عوام میں حقیقت پر مبنی آگاہی اور شفافیت کو یقینی بناتا ہے، جو عوامی شعور بیداری اور مضبوط جمہوریت کے لیے ضروری ہے۔

منفی کردار (خدشات):

اس کے برعکس، اسلامی آدابِ اختلاف کی شدید کمی کی وجہ سے سوشل میڈیا کا غلط استعمال زیادہ تباہ کن ثابت ہو رہا ہے۔

دینی میدان میں: دینی اختلافات کو فرقہ واریت کو ہوا دینے، تحقیری مواد شیئر کرنے، اور بغیر تحقیق کے غلط فتوے نشر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ رویہ نہ صرف فقہی رحمت کو ختم کرتا ہے، بلکہ تکریمِ انسانیت اور نرم لہجے کے آداب کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

سیاسی میدان میں:

سیاسی اختلاف میں اس کا غلط استعمال مختلف قسم کے پروپیگنڈے، کردار کشی (Character Assassination)، جھوٹی خبریں پھیلانے، اور معاشرے میں انتشار (Chaos) اور پولرائزیشن کو بڑھا کر عوامی بے اعتمادی پیدا کرتا ہے۔ یہ طرزِ عمل سچائی اور حکمت کے اصولوں کی نفی کرتا ہے۔

پس در حقیقت، سوشل میڈیا ایک آلہ (Tool) ہے، اور اس کا مثبت یا منفی ہونا اس بات پر منحصر ہے کہ صارفین بیان کردہ اسلامی آدابِ اختلاف کی کتنی پاسداری کرتے ہیں۔ جب تک اخلاص، بصیرت اور احترام کا اصول لاگو نہیں ہوگا، اس کے منفی اثرات معاشرے کو تقسیم در تقسیم کرتے رہیں گے۔

عملی رہنمائی:

سوشل میڈیا پر اولاً تو اختلافی مسائل ذکر کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے، اور اگر کبھی سوشل میڈیا پر گفتگو کرنے کا موقعہ آجائے تو گفتگو کرتے وقت اسلامی اصولوں کو یاد رکھنا چاہیے اور بغیر تحقیق کے رائے نہ دینا بلکہ تحقیق اور معتبر ذرائع کا استعمال کرنا چاہیے، ذاتی حملوں، سخت الفاظ، اور تحقیری گفتگو سے اجتناب کرنا چاہیے۔ گفتگو حق کی تلاش اور خیر خواہی کی غرض سے کرنا چاہیے نہ کہ ذاتی برتری کے لئے۔

اجتماعی شعور کی تربیت:

مدارس کے طلباء، اور جامعات کے سٹوڈنٹس اور آن لائن پلیٹ فارمز پر آداب اختلاف کی تعلیم کو فروغ دینا۔ اور اگر کسی نے افتراق اور انتشار والے مواد شیئر کئے تو حکومت وقت کو چاہیے کہ اس کے خلاف تادیبی کاروائی کریں، جس طرح آج کل فحاشی پھیلانے والے ٹک ٹاکروں کے خلاف کاروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ہمت اور قوت عطاء فرمائے۔

نتائج:

1. اسلامی آدابِ اختلاف امت کو اتحاد اور رحمت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔
2. سوشل میڈیا کا ذمہ دارانہ استعمال اختلاف کو مثبت علمی مکالمے میں بدل سکتا ہے۔
3. شریعت نے اختلافِ رائے کے لیے واضح اصول اور اخلاقی ضوابط مقرر کیے ہیں۔
4. شرعی اصولوں کے مطابق اختلاف باعثِ اجر اور خیر خواہی کا ذریعہ بنتا ہے۔
5. باادب گفتگو حق تک رسائی کو آسان اور مؤثر بناتی ہے۔
6. سوشل میڈیا پر بھی آدابِ اختلاف کی پابندی ضروری ہے تاکہ اختلاف رحمت رہے نہ کہ فتنہ بنے۔
7. غیر مہذب آن لائن رویّے معاشرے میں انتشار، پولرائزیشن اور فرقہ واریت کو بڑھا رہے ہیں۔
8. سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے معاشرہ اخلاقی اور سماجی کمزوری کا شکار ہو رہا ہے۔
9. اختلاف کو مثبت رخ دینے کا واحد راستہ قرآن و سنت کی مکمل پیروی ہے۔
10. انتشار پھیلانے والے عناصر کے خلاف مناسب تادیبی کارروائی معاشرتی استحکام کے لئے ضروری ہے۔

حواشی اور حوالہ جات:

[1]۔ مسند احمد محقق، امام احمد بن حنبل، محقق شعیب الارنؤط، ص 391 جلد 30، الناشر موسسۃ الرسالۃ الطبعۃ الاولیٰ۔

[2]۔ مفتی اعظم پاکستان، مفتی محمد شفیعؒ، معارف القرآن، جلد 2 ص 143، مکتبہ معارف القرآن کراچی، طبع جدید، اپریل 2008ء۔ مجد الدین، ابو السعادات المبارک الشیبانی، جامع الاصول فی احادیث الرسول، محقق عبد القادر الارنؤط، جلد 1 ص 182، مکتبۃ دار البیان، الطبعۃ الاولیٰ۔

[3]۔ القرآن الکریم، سورۃ النحل آیت نمبر 125۔

۔ مولانا محمد عاشق الٰہیؒ، محقق العصر حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہیؒ تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن، جلد 5 ص 279، ادارۃ تالیفات
[4] اشرفیہ، ملتان، پاکستان سن اشاعت، 1434ھ۔

[5]۔ القرآن الکریم سورۃ یوسف آیت نمبر 108۔

[6]۔ حکیم الامت، مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ، تفسیر بیان القرآن جلد 2 ص 273، مکتبہ رحمانیہ لاہور، سورۃ یوسف، تحت آیت 108؛ مولانا غلام اللہ خان، تفسیر جواہر القرآن، جلد 2 ص 542 حاشیہ،، 91 کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راولپنڈی۔ دریابادی، عبد الماجد۔ تفسیر ماجدی، پاک کمپنی اردو بازار لاہور، سورۃ یوسف، تحت آیت 108، حاشیہ 192۔

۔ مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودیؒ، تفسیر تفہیم القرآن جلد 5 ص 83، 84، ادارہ ترجمان لقرآن لاہور۔ امام ترمذیؒ امام حافظ ابو عیسیٰ ترمذیؒ، جامع
[7] الترمذی، جلد 2 ص 693، ابواب البر والصلہ حدیث نمبر 1924، مکتبۃ البشریٰ، کراچی، سن طباعت 2023ء۔

[8]۔ تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن، جلد 3 ص 117، 118۔

[9]۔ القرآن الکریم، سورۃ الحج (22)، آیت 37۔

[10]۔ مودودیؒ، سید ابو الاعلیٰ، تفہیم القرآن، جلد 3، صفحہ 229۔

[11]۔ تفسیر تفہیم القرآن جلد 3 ص 229۔

[12]۔ القرآن الکریم، سورۃ آل عمران (3)، آیت 13۔

[13]۔ تفسیر تفہیم القرآن، جلد 1 ص 225۔

[14]۔ سورۃ الحجرات (49)، آیت 11۔

[15]۔ تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن جلد 2 ص 333۔

[16]۔ سورۃ النحل (16)، آیت 125۔

[17]۔ تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن جلد 5 ص، 279، 280، 281۔

[18]۔۔ تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن جلد 5 ص 285۔

[19]۔ سورۃ آل عمران (3)، آیت 103۔

[20]۔ تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن، جلد 1 ص 37، 38۔

[21]۔ تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن، جلد 3 ص 95۔

[22]۔ تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن جلد 2 ص 102۔

[23]۔ تفسیر معارف القرآن جلد7ص679۔ تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن جلد2ص103۔

[24]۔ تفسیر معارف القرآن جلد4ص252،253۔ تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن جلد4ص156۔

[25]۔ القرآن الکریم سورۃ النساء آیت نمبر82۔

[26]۔ تفسیر معارف القرآن، جلد2ص492۔

[27]۔ القرآن الکریم سورۃ النحل آیت نمبر0 9۔

[28]۔ تفسیر تفہیم القرآن جلد2ص566۔

[29]۔ تفسیر انوار البیان فی کشف اسرار القرآن جلد2ص104۔